رُوحانی انقلاب کے مُصطفوی وسائل

علامہ محمد صدیق ہزاروی

جماعت اہلِ سُنّت پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر 4

روحانی انقلاب کے مصطفوی وسائل

علامہ محمد صدیق ہزاروی

جماعت اہلسنت کی دعوت پر ادارہ تعلیمات اسلامیہ نے چھپوا کر جماعت اہلسنت کی [illegible] مہم کے لئے پیش کی

جماعت اہلسنت پاکستان

مرکزی رابطہ دفتر

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید راولپنڈی

فون : 418764

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفکر اسلام حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ'
شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مد ظلہ العالی'
علماء کرام' سامعین عظام!

میں حضرت شاہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز کو اس اہم تقریب میں کچھ کہنے کا موقعہ فراہم کیا اور اس نہایت اہم تربیتی کیمپ کے انعقاد پر حضرت شاہ صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میرا موضوع "روحانی انقلاب کے مصطفوی وسائل" ہے۔ میں نے اپنی علمی بساط کے مطابق چند سطور تحریر کی ہیں جو آپ حضرات کی خدمت میں پیش ہیں۔

اس موضوع کا سیدھا سادا مفہوم یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے میں روحانی انقلاب بپا کرنے کیلئے کونسی راہ اختیار فرمائی اور کن خطوط پر کام کرتے ہوئے مادہ پرست اور نفس و شیطان کے چنگل میں پھنسے ہوئے انسان کو روحانیت کی شاہراہ پر گامزن کیا۔

اس سلسلے میں ہمیں دو باتوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

(1) روحانی انقلاب سے کیا مراد ہے۔

(2) اس انقلاب کیلئے کون سی راہ اختیار کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پیری مریدی کے موجودہ سسٹم کو فروغ دیا جائے اور نہ ہی اس سے مراد جبہ و دستار کی نمائش ہے بلکہ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ انسان جو روح اور جسم سے مرکب ہے جہاں وہ جسمانی تقاضوں اور ضروریات جسد کی تکمیل کیلئے سرگرداں رہتا ہے وہاں وہ اپنی روح کی بالیدگی اور اس کے تقاضوں کو جسمانی تقاضوں سے بھی زیادہ وقعت دے اور راہ اعتدال اختیار کرتے ہوئے نہ تو جسم کو نظر انداز کرے اور نہ روح سے صرف نظر کرے لیکن روح کے تقاضوں کو ترجیح دے۔

اگرچہ روحانی تقاضوں کے تحت بے شمار امور آتے ہیں لیکن ان تمام امور کا جامع تصور آخرت ہے جب انسانی زندگی کا ہر لحہ اور ہر لمحے کا ہر عمل خوف آخرت کے سانچے میں ڈھلتا ہے تو یہی روحانیت ہے اور جب یہ جذبہ فرد سے افراد تک اور گروہ سے ملت تک پہنچتا ہے تو اس کا نام روحانی انقلاب ہوتا ہے جبکہ حیات انسانی کے شب و روز تصور آخرت سے خالی ہونے

کی صورت میں روحانیت کو ٹھیس پہنچتی ہے اور مادہ پرستی، ہوس زر اور حرص اقتدار کا غلبہ ہوتا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارک اس سلسلے میں ہماری راہنمائی کیلئے نہایت واضح لائحہ عمل پیش کرتی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی (رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف ص 441 کتاب الرقاق)

جو شخص اپنی دنیا کو پسند کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت کو پسند کرے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے پس تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔

گویا روحانی انقلاب کیلئے دنیا کی محبت پر آخرت کی محبت کو ترجیح دینا ضروری ہے کیونکہ یہ دونوں محبتیں باہم متضاد ہیں دنیوی محبت کی موجودگی میں اُخروی محبت اور اُخروی محبت کی موجودگی میں دنیا سے محبت نہیں ہو سکتی اور دنیا سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ ایسی محبت جو اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب آجائے اور آخرت کی محبت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا پیش خیمہ بنے۔

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ دنیا سے محبت مادہ پرستی ہے اور آخرت کی چاہت روحانیت ہے اور روحانیت کے حصول کیلئے مادہ پرستی کو طلاق دینا ضروری ہے۔ آخرت سے محبت حرام خوری، جھوٹ، بددیانتی، رشوت، حق تلفی، ظلم و ستم، تکبر، غرور، غیبت، چغلی، غرضیکہ تمام اخلاقی برائیوں سے دور رکھتی ہے لہٰذا جب خوف آخرت کی جلوہ گری ہوگی تو یہ تمام برائیاں خود بخود دم دبا کر بھاگ جائیں گی اور اس صورت میں روحانی اقتدار کے لئے راہ ہموار ہونے کی وجہ سے ایک صاف ستھرا معاشرہ وجود میں آئے گا جو ہوس زر کے قلع قمع کی وجہ سے قتل سے پاک ہوگا جو حلال پر اکتفا کی بنیاد پر رشوت کی لعنت سے محفوظ ہوگا جو اقتدار کی لیلیٰ سے اعراض کی وجہ سے باہم جنگ و جدال کی راہ مسدود کردے گا اور ریاکاری اور شہرت کی بھوک کے مرمٹنے کی وجہ سے تبلیغ دین کی اصل شکل کو منصۂ شہود پر لے آئے گا۔

یہی وہ روحانی انقلاب تھا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کے بگڑے ہوئے معاشرے میں بپا کیا اور آپ کی تعلیمات کی روشنی میں آپ کے تابعین نے دنیا کے کونے

کونے میں اس روحانی انقلاب کے علم کو بلند کیا اور آج اسی عظیم مشن کی تکمیل کیلئے جماعت اہل سنت میدان عمل میں ہے اور سواد اعظم کی اس روحانی جماعت سے وابستگی کا شرف حاصل کرنے والے ہر سنی پر بالعموم اور قائدین چاہے وہ کسی بھی سطح کے ہوں پر بالخصوص اس روحانی انقلاب کیلئے راہ ہموار کرنا اور منزل تک رسائی کیلئے بھرپور جدوجہد لازم ہے۔

روحانی انقلاب کا مفہوم واضح ہونے کے بعد دوسری بات جس کا جاننا ہر اس شخص کیلئے ضروری ہے جو داعیء انقلاب کے منصب پر فائز ہے چونکہ اس وقت گفتگو تنظیمی بنیاد پر قائدین مبلغین کے حوالے سے ہو رہی ہے اس لئے کسی فرد کی ذات میں روحانی انقلاب کیسے پیدا ہوتا ہے اس سے ہٹ کر اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ ایک راہنما کیلئے سیرت طیبہ میں روحانی انقلاب بپا کرنے کیلئے کیا نمونہ ہے اگرچہ انفرادی اور ذاتی حوالے سے روحانی بالیدگی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

تو اس سلسلے میں سب سے اہم اور جامع بات تبلیغ دین ہے باقی تمام باتیں اس کے ضمن میں آتی ہیں۔ جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

یا ایہا المدثر قم فانذر (سورۃ المدثر: آیت 271)

اے کمبل اوڑھنے والے! اٹھئے اور ڈرایئے۔

دوسری جگہ فرمایا فاصدع بما تومر (سورۃ الحجرات: آیت 94)

جس بات کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اس کا برملا اعلان کیجئے۔

اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (سورۃ مائدہ: آیت 67)

اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پہنچا دیجئے وہ چیز جو آپ کی طرف اتاری گئی اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا۔

ودع اذاھم وتوکل علی اللہ (سورۃ احزاب: آیت 48)

اور ان کی طرف سے پہنچنے والی اذیت کو نظر انداز کر کے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔

اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔

ان علیک الا البلاغ (سورۃ شوریٰ آیت 48) آپ پر تو صرف پہنچا دینا ہے۔

نیز اپنے نبی مبلغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اعلان کروایا۔

قل ما اسئلکم علیہ من اجر (سورۃ ص۔ آیت 86)

اور میں اس (تبلیغ دین) پر تم سے اجرت طلب نہیں کرتا۔

اور یہ بھی فرمایا۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ (سورۃ نحل۔ آیت 120)

آپ اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ساتھ بلائیں اور مناسب طریقہ پر مجادلہ کریں۔

اختصار کے پیش نظر تبلیغ کی اہمیت، ضرورت اور لزوم نیز تبلیغ کے تقاضوں کے حوالے سے یہ اسات آیات پیش کی گئی ہیں کیونکہ میری ناقص رائے میں روحانی انقلاب کا سب سے اہم ذریعہ تبلیغ دین ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

ان آیات کی روشنی میں چند امور سامنے آتے ہیں۔

(1) معاشرتی بگاڑ، مادہ پرستی، ہوس زر اور تمام خرابیوں کا سب سے موثر علاج تبلیغ دین ہے کیونکہ یہی انسانی زندگی کے طور طریقے سکھانے کا اہم وسیلہ ہے۔

(2) تبلیغ دین کیلئے کسی فرد یا جماعت کی طرف سے دعوت اور مبلغ کیلئے اس کے شایان شان انتظامات کے بندوبست کا انتظار "قم فانذر" کے خلاف ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خطاب اور آپ کی طرف سے اس کی بازگشت بلغوا عنی و آیہ ہی سب سے بڑی دعوت ہے۔ لہٰذا اگر ہم روحانی انقلاب بپا کرنا چاہتے ہیں تو تبلیغ کروانا نہیں بلکہ تبلیغ کرنا اپنا فریضہ سمجھیں ایسا نہ ہو کہ چمک نظر آئے تو تبلیغ دین کا جذبہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بن جائے اور جب خود اس میدان میں کودنے کا وقت آیا تو موسم سرما کا گلیشیر بن جائے۔

(3) ما انزل الی الرسول کو نصاب تبلیغ بنانا چاہیے یہی تقاضا ہے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک کا اور اگر اس نصاب کو نظرانداز کر دیا گیا تو "فما بلغت رسالتہ" کی روشنی میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا گیا اس ضمن میں مجھے بڑے دکھ کے ساتھ یہ عرض کرنا ہے کہ تبلیغ جو عقائد اور اعمال پر مشتمل ہوتی ہے بدقسمتی سے ہم نے ایک ضرورت کو مستقل حیثیت دیتے ہوئے اس نظام کو بدل دیا ہے۔ مثلاً عقائد میں باقی تمام باتوں کو نظرانداز

کر کے حاضر ناظر، نور بشر، علم غیب اور اس طرح کے دیگر عقائد پر ہی اکتفا کر لیا گیا اور توحید خداوندی اور آخرت پر ایمان جیسے عقائد جو انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کرتے ہیں ان کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا حالانکہ یہی وہ عقائد ہیں جو تقویٰ کی راہ دکھاتے اور روحانی انقلاب کا ذریعہ بنتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں ارشاد خداوندی ہے۔ النبی اولی بالمومنین من انفسھم۔

اس آیت کی تفسیر میں ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سو فیصد سے بھی زیادہ درست ہے اور اپنی جگہ اس کی ضرورت اہم ہے لیکن اس آیت کا ایک اہم پہلو جو ایک مسلمان کو باعمل بنا کر روحانی انقلاب پیدا کرتا ہے ہم میں سے کتنے مبلغ ہیں جنہوں نے کبھی اسے بیان کیا ہو۔ تفسیر جلالین میں اس کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

فیما دعاھم الیہ ودعتھم انفسھم الی خلافہ۔ (سورۃ احزاب ص 301) اس بات میں جس کی طرف ان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت دیتے ہیں اور ان کے نفس اس کے خلاف کی طرف بلاتے ہیں۔

یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بات کی طرف بلائیں اور ہمارے نفس اس کے خلاف کام کرنا چاہیں تو ہمارے نفسوں کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات اس بات کا زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ کا حکم مانا جائے۔ النبی اولی بالمومنین کی یہ تفسیر جب ہم خود اپنے سامنے رکھیں اور امت مسلمہ تک بھی یہ قرآنی پیغام پہنچائیں تو یقیناً اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حرز جان بنانے اور نفسانی خواہشات کو کچلنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اسی طرح اعمال کے حوالے سے گیارہویں شریف، میلاد شریف، مزارات پر حاضری عرس وغیرہ کی تبلیغ کو ہی اپنا لیا جائے اور جن بزرگوں کی نسبت سے یہ سب کام ہوتے ہیں ان کی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا جائے نماز، صدقات، سچ، دیانت، امانت، وفائے عہد، صلہ رحمی اور وہ تمام امور جو حقوق اللہ یا حقوق العباد میں شامل ہیں ان کا پیغام نظر انداز کر دیا جائے تو یہ ما انزل الی الرسول کی تبلیغ نہیں لہذا اس تبلیغ کے بعد روحانی انقلاب کی توقع رکھنا دیوانے کی بڑ سے زیادہ نہیں اور موجودہ ماحول اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

(4) تبلیغ دین کے سلسلے میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم "وما اسئلکم علیہ اجرا" کی صورت میں ہمارے سامنے آتا ہے دین حق کی تبلیغ و اشاعت کو آپ نے کبھی حصول زر کے

مشروط نہیں کیا جا ہے اس کی کوئی بھی صورت ہو ذرا تصور کیجئے کہ سیم و زر میں کھیلنے والا ایک شخص جب کسی داعی اسلام کے پاس آتا ہے یا مبلغ اس کے پاس جاتا ہے تو دولت کی محبت سے پیچھا چھڑا کر اپنی روحانی ترقی کیلئے آنے والا یہ شخص جب دیکھتا ہے کہ مبلغ تو خود اس کی طرح دنیا داری کا رسیا ہے اس نے سٹیج پر ایک شخص کو بٹھا رکھا ہے جس کا کوئی دینی منصب نہیں تقویٰ اس کے قریب سے بھی نہیں گزرا لیکن اس کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ اس مبلغ اسلام پر سو سو کے نوٹ نچھاور کر رہا ہے اور ادھر سے اس کی تعریف کے پل باندھے جا رہے ہیں اور فاسق کی تعریف سے جو گناہ لازم آتا ہے اس کا تصور تک بھی موجود نہیں تو وہ شخص جو دین کی بات سننے کیلئے آیا تھا اس میں روحانی انقلاب کیسے آئے گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی روحانی ترقی میں رکاوٹ وہ شخص بن رہا ہے جو دین کے نام پر تجارت کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تبلیغ دین پر تم سے اجرت طلب نہیں کرتا اور میرا اجر تو اس کے پاس ہے جس کا پیغام پہنچا رہا ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جو قرآن پاک سے نقل کیا اس میں امت کیلئے کافی گنجائش رکھی گئی آپ نے سوال کی نفی فرمائی ہے ورنہ علماء اور مشائخ جو اپنا وقت دین کیلئے وقف کرتے ہیں امام غزالی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیتا ہے اور ان کی زندگی کی گاڑی چلتی رہتی ہے۔

(5) روحانی انقلاب کیلئے جس انداز تبلیغ کی ضرورت ہے قرآن پاک سے اس کی طرف راہنمائی بھی ملتی ہے اور وہ حکمت اور موعظت حسنہ پر مبنی دعوت ہے آپ اتفاق کریں یا نہ ہماری تبلیغ سے (الا ماشاء اللہ) مسلک کے حوالے سے نقصان زیادہ ہے اور فائدہ کم۔ دوسرے لوگ ہمارے لوگوں کو کھینچ کر لے جاتے ہیں اور ہم دوسروں کو تو کیا اپنوں کو بھی اپنے قریب نہیں کر سکتے اس کی وجہ ہماری تبلیغ سے حکمت کا اٹھ جانا اور موعظت حسنہ سے اس کا خالی ہونا ہے۔ ان تمام باتوں کے خلاصہ کے طور پر یہی کہوں گا کہ روحانی انقلاب کیلئے تبلیغ کی اہمیت کو تسلیم کرنا' انداز تبلیغ کو بدلنا اور دوسروں کی کردار سازی کے ساتھ ساتھ اپنے کردار کو سنوارنا نہایت اہم وسائل ہیں اور سیرت نبوی کی روشنی میں یہی باتیں ہماری کامیابی کی ضامن ہیں۔

آخر میں ایک سکالر کا یہ اقتباس پیش کرنا مفید سمجھتا ہوں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے لکھتا ہے:

ایک آئیڈیل زندگی کا سب سے آخری معیار عملیت ہے۔ عملیت سے یہ مقصد کہ

شارع دین اور بانی مذہب جس تعلیم کو پیش کرتا ہے خود اس کا ذاتی عمل اس کی مثال اور نمونہ ہو اور خود اس کے عمل نے اس کی تعلیم کو عملی یعنی قابل عمل ثابت کیا ہو خوش کن سے خوش کن فلسفہ، دلچسپ سے دلچسپ نظریہ اور خوش آئند سے خوش آئند اقوال ہر شخص پیش کر سکتا ہے لیکن جو چیز ہر شخص ہر جگہ ہر وقت پیش نہیں کر سکتا وہ عمل ہے۔ انسانی سیرت کے بہتر اور کامل ہونے کی دلیل اس کے نیک اور معصوم اقوال، خیالات اور اخلاقی فلسفیانہ نظریئے نہیں بلکہ اس کے اعمال اور کارنامے ہیں اگر یہ معیار قائم کیا جائے تو اچھے اور برے کی تمیز اٹھ جائے اور دنیا صرف بات بنانے والوں کا مسکن رہ جائے۔

(شان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 179-178)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آئیڈیل شخصیت کے حوالے سے لکھے گئے اس اقتباس میں آپ کے وارثین کے لئے بھی درس موجود ہے کہ قال کی دنیا سے نکل کر حال کی دنیا میں آئیں گے تو روحانی انقلاب بپا ہو گا ورنہ وقتی نعرہ بازی اور واہ واہ فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان کا موجب ہے۔ روحانی انقلاب کے حوالے سے یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ انقلاب کے ثمرات کا حصول ایک طویل وقت کا متقاضی ہوتا ہے جس کیلئے صبر و استقامت اور ثابت قدمی ضروری ہے اور اگر طائف کے بازاروں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی بدسلوکی اور فتح مکہ کے درمیانی وقت اور منظر کو پیش رکھا جائے تو حوصلہ بڑھتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بالخصوص مکی دور کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت اہل سنت کو روحانی انقلاب بپا کرنے ایسے عظیم مشن میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

❊❁❊

یہ مقالہ جماعت اہل سنت کے قائدین کے تربیتی کیمپ منعقدہ 21-20 نومبر 1999ء بروز ہفتہ اتوار بمقام ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید راولپنڈی کی پہلی نشست میں پیش کیا گیا۔

جماعت اہلسنت نے دین مصطفی ﷺ کے فروغ اور تنظیمی و تبلیغی
سرگرمیوں کو عالمی سطح پر مربوط و منظم انداز میں
انجام دینے کے لئے ایک

سُنی سیکرٹریٹ

کے قیام کا فیصلہ کیا ہے

کمپیوٹر، انٹرنیٹ، فیکس، ای میل، ٹیلی فون اور باہمی رابطہ کی دیگر جدید سہولیات سے آراستہ اہلسنت کا یہ مرکزی دفتر ہمارے دیرینہ خوابوں کی تعبیر ثابت ہوگا۔

آپ سے اپیل ہے کہ سنی سیکرٹریٹ کی جلد از جلد تعمیر کے لئے اپنی قیمتی تجاویز، آراء کے ساتھ دل کھول کر عطیات دیں۔

نگران: حاجی محمد ایوب (مرکزی ناظم مالیات)

جماعت اہلسنت فنڈ اکاؤنٹ نمبر 3-1272 الائیڈ بنک لمیٹڈ راولپنڈی خیابان سید برانچ

مرکزی رابطہ دفتر: ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سید سیکٹر 3 راولپنڈی۔ فون 418764